

از عدالتِ عظمیٰ

سودیش رنجن سنہا

بنام

ہریش بھرجی

تاریخ فیصلہ: 3 اکتوبر 1991

[ٹی کے تھو من اور آرایم سہائی، جسٹس صاحبان]

مغربی بنگال احاطے کرایہ داری ایکٹ، 1956:

دفعہ 2 اور 13(1)(ff) - کرایہ دار کی بے دخلی - کرایہ پر دیا گیا ذیلی پٹہ کے ذریعہ فراہم کردہ احاطے - کیا مقسوم الیہ مالک کرایہ دار کو بے دخل کرنے کا حق دار ہے؟ - ملکیت - اس کے معنی۔
درخواست گزار مدعی نے مدعا علیہ کو ایک ہاؤسنگ کو آپریٹو سوسائٹی کی جانب سے ذیلی پٹہ کے ذریعہ فراہم کیے گئے مقدمے کی جگہ کرایے پر دے دی، جو خود میٹروپولیٹن ڈیولپمنٹ اتھارٹی کی جانب سے دی گئی 99 سال کا پٹہ کے تحت فلیٹ رکھتی ہے۔ کچھ دیر بعد انہوں نے مدعا علیہ کو کرایہ داری ختم کرنے کا نوٹس جاری کیا اور مقررہ وقت کے اندر احاطے کو خالی کرنے کا مطالبہ کیا۔ احاطے کو خالی کرنے میں مدعا علیہ کی ناکامی پر، اس نے کرایہ کی ادائیگی میں ناکامی اور قبضے کے لئے مناسب ضرورت کی بنیاد پر بالترتیب دفعہ 13(1)(1) اور 13(1)(ff) کے تحت مقدمہ قائم کیا۔ ٹرائل کورٹ نے مناسب ضرورت کی بنیاد پر مقدمہ درج کیا لیکن کہا کہ مدعا علیہ کرایہ دار کرایہ کے بقایا جات میں نہیں تھا۔

مدعا علیہ کی اپیل پر پہلی ایپیلیٹ عدالت نے درخواست گزار کے معقول تقاضوں کے دعوے کی خوبیوں کا جائزہ نہیں لیا بلکہ درخواست گزار مدعی کے عنوان کا جائزہ لیا، حالانکہ مدعا علیہ نے اس پر سوال نہیں اٹھایا تھا اور کہا تھا کہ چونکہ درخواست گزار سوسائٹی کی جانب سے دی گئی 99 سال کا پٹہ کے تحت صرف ایک پٹہ دار تھا، جو خود میٹروپولیٹن ڈیولپمنٹ اتھارٹی سے 99 سال کا پٹہ پر تھا۔ وہ ایکٹ کی دفعہ 13(1)(ff) کے معنی کے اندر مالک نہیں تھا اور اس وجہ سے، اس دفعہ کے تحت بے دخلی کا مطالبہ

کرنے کا حق دار نہیں تھا۔ عدالتِ عالیہ نے بھی درخواست گزار کے بے دخلی کے دعوے کا جائزہ نہیں لیا اور عنوان کے سوال پر پہلی ایپیلیٹ کورٹ کے فیصلے کی توثیق کی۔ لہذا اپیل کنندہ مدعی کی طرف سے اپیل کی جاتی ہے۔

اس سوال پر: کیا درخواست گزار مغربی بنگال احاطے کرایہ داری ایکٹ، 1956 کے تحت بے دخلی کے لئے مقدمہ قائم کرنے کے مقصد سے مقدمہ کے احاطے کا مالک تھا۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت،

قرار دیا گیا کہ: 1.1 ملکیت کسی شخص اور کسی شے کے درمیان تعلق کو ظاہر کرتی ہے جو اس کی ملکیت کا موضوع بناتا ہے۔ یہ حقوق کی ایک پیچیدگی پر مشتمل ہے، جو تمام حقوق میں حق ہیں، پوری دنیا کے خلاف اچھے ہیں نہ کہ صرف مخصوص افراد کے خلاف۔

سلمونڈ آن جور سپر وڈنس، بارہواں ایڈیشن، باب 8، صفحہ 246 وابعاد کا حوالہ دیا گیا ہے۔

1.2 ملکیت کے مختلف حقوق یا واقعات ہیں جن میں سے تمام ضروری نہیں کہ ہر معاملے میں موجود ہوں۔ ان میں ملکیت والی چیز کو رکھنے، استعمال کرنے اور مستفید ہونے کا حق شامل ہو سکتا ہے۔ اور ایک حق مدت کے لحاظ سے غیر یقینی اور کردار میں غیر یقینی ہو سکتا ہے۔ ایک شخص کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنی ملکیت والی چیز پر قبضہ کرے، بھلے ہی اس کے پاس اس کا قبضہ نہ ہو، لیکن اس کے پاس صرف رد عمل کا حق ہے، یعنی کسی خاص مدت کے اختتام پر یا کسی خاص واقعہ کے وقوع پذیر ہونے پر اس چیز کو دوبارہ حاصل کرنے کا حق۔

1.3 مدعی کو صرف یہ ثابت کرنے کی ضرورت ہے کہ اس کے پاس مدعا علیہ سے بہتر حق ہے۔ اس کے پاس یہ ظاہر کرنے کا کوئی بوجھ نہیں ہے کہ اس کے پاس تمام ممکنہ عنوانات میں سے بہترین ہے۔ اس کی ملکیت حقیقی مالک کے سوا ساری دنیا کے خلاف اچھی ہے۔ مالک کے حقوق شاذ و نادر ہی مطلق ہوتے ہیں، اور اکثر بہت سے معاملات میں قانون کے ذریعہ کنٹرول اور منظم ہوتے ہیں۔ تاہم سوال یہ ہے کہ کیا اسے چیلنج کرنے والے شخص کے مقابلے میں ان کا کوئی بہتر حق یا مفاد ہے۔

1.4 فوری معاملے میں، درخواست گزار مدعی مغربی بنگال کو آپریٹو سوسائٹی ایکٹ، 1983 کے تحت مقسوم الیہ ہے۔ ان کے پاس یہ حق ہے کہ وہ 99 سال کی مدت کے لئے احاطے کو قابل منتقلی اور

منتقلی کے قابل جائیداد کے طور پر اپنے پاس رکھیں۔ اس مدت کے دوران اسے یہ حق حاصل ہے کہ وہ احاطے کو چھوڑ دے اور اس سے کرائے کی آمدنی سے مستفید ہو، فراہمی کی قانونی شرائط و ضوابط سے مشروط ہے۔ فراہمی کا سرٹیفکیٹ اس کے عنوان یاد لکھنے کی حتمی ثبوت ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ احاطے کو چھوڑنے سے پہلے اسے سوسائٹی کی تحریری رضامندی حاصل کرنی ہوگی۔ لیکن ایک بار قانون میں بیان کردہ فراہمی کی شرائط کے مطابق چھوڑنے کے بعد، وہ جائیداد سے آمدنی سے مستفید ہونے کا حقدار ہے۔ اگرچہ وہ معاشرے کے حوالے سے ایک کرایہ دار ہے، اور اس کے حقوق اور مفادات فراہمی کی شرائط و ضوابط کے تابع ہیں، لیکن وہ جائیداد کا مالک ہے جس کو مدعا علیہ کے حوالے سے اعلیٰ حق حاصل ہے۔ جہاں تک مدعا علیہ کا تعلق ہے، اپیل کنندہ اس کا مالک مکان ہے اور قانون کی توضیحات کے تحت تمام مقاصد کے لئے احاطے کا مالک ہے۔

1.5 لہذا عدالتِ عالیہ اور پہلی ایپیلیٹ کورٹ نے صرف اپیل گزار کے عنوان کے سوال پر ٹرائل کورٹ کی ڈگری کو کالعدم قرار دینے میں غلطی کی، جو ٹرائل کے کسی بھی مرحلے پر کبھی مسئلہ نہیں تھا۔ اس بارے میں کوئی درخواست نہیں دی گئی تھی اور اس لئے اس سوال پر کوئی مسئلہ طے نہیں کیا گیا تھا۔ یہی موقف ہے، اپیل کنندہ کے دعوے کا فیصلہ دلائل کی بنیاد پر کیا جانا چاہیے، یعنی اس بنیاد پر کہ وہ زیر بحث احاطے کا مالک ہے۔ اس کے مطابق عدالتِ عالیہ اور فرسٹ ایپیلیٹ کورٹ کے فیصلوں کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے اور معاملے کو پہلی ایپیلیٹ کورٹ کے حوالے کر دیا جاتا ہے تاکہ مدعا علیہ اور کرایہ دار کی اپیل کو قابلیت کی بنیاد پر نئے سرے سے نمٹایا جاسکے۔

ایپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 4075، سال 1991۔

کلکتہ عدالتِ عالیہ کے 3.12.1990 کے فیصلے اور حکم سے دوسری اپیل نمبر 1063، سال 1982 میں۔

درخواست گزار کی طرف سے ڈی این مکھرجی، این آر چودھری اور رنجن مکھرجی۔

جواب دہندہ کی جانب سے منوج سو روپ، مس للتا کوہلی، مس سر لاچندر اور ایس کے متر شامل ہیں۔

عدالت کا فیصلہ تھو من، جسٹس نے سنایا۔

اجازت دے دی گئی۔

بے دخلی کے مقدمے میں مدعی کی جانب سے یہ اپیل کلکتہ عدالتِ عالیہ کے اس فیصلے سے پیدا ہوتی ہے جس میں پہلی ایپلیٹ کورٹ کے فیصلے کے خلاف اس کی اپیل خارج کر دی گئی تھی۔ نجلی عدالت نے پایا کہ مدعی مغربی بنگال احاطے کرایہ داری ایکٹ، 1956 (ایکٹ) کی دفعہ 13(1)(ff) کے تحت بیان کردہ معقول ضرورت کی بنیاد پر کرایہ دار کو بے دخل کرنے کا حقدار ہے۔ اس فیصلے کو رد کرتے ہوئے پہلی ایپلیٹ عدالت نے کہا کہ مدعی احاطے کا مالک نہیں ہے اور اس لئے وہ بے دخلی کی درخواست کرنے کا حق دار نہیں ہے۔ عدالتِ عالیہ نے اپیل کے تحت فیصلے کے ذریعے اس نتیجے کی تصدیق کی تھی۔

موجودہ اپیل میں صرف ایک ہی سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا مدعی ایکٹ کے تحت بے دخلی کے لئے مقدمہ قائم کرنے کے مقصد سے مقدمہ کے احاطے کا مالک ہے یا نہیں۔ یہ تنازعہ کا دستویا ہاؤسنگ کوآپریٹو سوسائٹی، کلکتہ ("سوسائٹی") کے ذریعہ مدعی کو فراہم کردہ فلیٹ سے متعلق ہے۔ کلکتہ میٹروپولیٹن ڈیولپمنٹ اتھارٹی کی جانب سے ایک رجسٹرڈ دستاویز کے تحت دی گئی 99 سالہ پٹہ کے تحت سوسائٹی کے پاس موجود 16 فلیٹوں میں سے یہ ایک تھا۔ اس کے بدلے میں سوسائٹی نے یہ فلیٹوں اپنے ممبروں کو 99 سال کی مدت کے لیے ذیلی پٹہ کے ذریعے فراہم کیے۔ درخواست گزار، مقسوم الیہ ہونے کے ناطے، سوسائٹی کے تحت ایک ذیلی کرایہ دار ہے، جس کا حق قابل وراثت اور قابل انتقال ہے۔ درخواست گزار نے بعد میں مدعا علیہ کو 110 روپے ماہانہ کے کرایے پر فلیٹ میں شامل کیا۔ 29.10.1976 کو درخواست گزار کی جانب سے مدعا علیہ کو کرایہ داری ختم کرنے کا نوٹس جاری کیا گیا جس میں کہا گیا کہ وہ دسمبر 1976 کے بعد احاطے کو خالی کر دیں۔ چونکہ مدعا علیہ نے احاطے کو خالی نہیں کیا تھا، لہذا درخواست گزار نے قانون کی دفعہ 13(1)(i) کے تحت بیان کردہ کرایہ کی ادائیگی میں ناکامی کی بنیاد پر اور دفعہ 13(1)(ff) کے تحت فراہم کردہ قبضے کی معقول ضرورت کی بنیاد پر حق دعویٰ نمبر 77/165 قائم کیا تھا۔ ٹرائل کورٹ نے پایا کہ اپیل کنندہ کو احاطے کی معقول ضرورت تھی، اور اسی کے مطابق مقدمہ دفعہ 13(1)(ff) کے تحت بیان کردہ بنیاد پر درج کیا گیا تھا۔ تاہم، یہ کہا گیا تھا کہ کرایہ دار کرایہ کے بقایا جات میں نہیں تھا۔

یہ نوٹ کرنا ضروری ہے کہ مدعا علیہ نے اپنے تحریری بیان میں مدعی کے عنوان یا ملکیت کے دعوے پر سوال نہیں اٹھایا۔ ملکیت کے بارے میں کوئی مسئلہ تیار نہیں کیا گیا تھا کیونکہ ٹرائل کورٹ میں

کارروائی کے کسی بھی مرحلے پر مدعا علیہ نے اس پر کبھی سوال نہیں اٹھایا تھا۔ مدعا علیہ کی اپیل پر پہلی ایسیٹ عدالت نے مدعی کے عنوان کا جائزہ لیا اور کہا کہ چونکہ وہ سوسائٹی کی جانب سے دی گئی 99 سال کا پٹہ کے تحت صرف ایک پٹہ دار تھا، جو خود میٹروپولیٹن ڈیولپمنٹ اتھارٹی سے 99 سال کا پٹہ حاصل کرنے والا پٹہ دار تھا، اس لیے وہ ایکٹ کی دفعہ 13(1)(ff) کے تحت 'مالک' نہیں تھا۔ لہذا، اس شق کے تحت بے دخلی کی درخواست کرنے کا حق دار نہیں ہے۔ اس کے مطابق، مدعی کے دعوے کی قابلیت کو پہلی ایسیٹ عدالت نے جانچا نہیں تھا۔ اس فیصلے کی تصدیق عدالتِ عالیہ نے کی تھی اور پہلی ایسیٹ کورٹ کی طرح اس نے بھی بے دخلی کے لیے مدعی کے مقدمے کی خوبیوں پر غور نہیں کیا۔

دفعہ 13 کرایہ دار کو اس کے تحت بیان کردہ ایک یا ایک سے زیادہ بنیادوں کے علاوہ بے دخلی سے تحفظ فراہم کرتی ہے۔ اس دفعہ میں، جہاں تک یہ مواد ہے، لکھا ہے:

دفعہ (13)(1)۔ کسی دوسرے قانون میں اس کے برعکس کچھ بھی ہونے کے باوجود، کسی بھی عدالت کی طرف سے کرایہ دار کے خلاف مکان مالک کے حق میں کوئی حکم یا ڈگری درج ذیل میں سے ایک یا زیادہ بنیادوں کے علاوہ نہیں دی جائے گی، یعنی:

(ff) ذیلی دفعہ (3A) کی توضیحات کے تابع، جہاں مکان مالک کو اپنے پیشے کے لئے مناسب طور پر ضروری ہے اگر وہ مالک ہے یا کسی ایسے شخص کے پیشے کے لئے جس کے فائدے کے لئے احاطہ رکھا گیا ہے اور مکان مالک یا ایسے شخص کے پاس کسی مناسب رہائش گاہ کا مالک نہیں ہے۔

اس معاملے کے حقائق پر، اس دفعہ کی ذیلی دفعہ 3(A) کی شق متوجہ نہیں ہے۔ شق (ff) کو بے دخلی کی بنیاد کے طور پر راغب کیا جاتا ہے اگر مکان مالک یہ ثابت کرنے کی حیثیت میں ہو کہ احاطہ اس کے اپنے پیشے کے لئے ضروری ہے، اگر وہ احاطے کا مالک ہے، یا کسی ایسے شخص کے قبضے کے لئے جس کے فائدے کے لئے احاطہ رکھا گیا ہے، اور مالک مکان یا ایسا دوسرا شخص، جیسا کہ معاملہ ہو سکتا ہے، کسی بھی مناسب مناسب رہائش کے قبضے میں نہیں ہے۔

دفعہ 2 میں 'مالک مکان' کی تعریف وسیع الفاظ میں کی گئی ہے تاکہ اس میں کوئی بھی شخص شامل ہو جو فی الحال کسی خاص معاہدے کو حاصل کرنے کا حقدار ہو یا نہ ہو، کسی بھی جگہ کا کرایہ وصول کرنے کا حقدار ہو، چاہے وہ اپنے اکاؤنٹ پر ہو یا نہ ہو: 'اس تعریف سے پتہ چلتا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے اکاؤنٹ سے

نہیں بلکہ کسی دوسرے شخص کی وجہ سے کرایہ وصول کرتا ہے، تو بھی جیسا کہ اس کا پرنسپل یا اس کا وارڈ، وہ ایکٹ کے مقصد کے لئے ایک مالک مکان ہے۔ لہذا ایسا کوئی بھی شخص بے دخلی کے لیے مقدمہ دائر کرنے کا حق رکھتا ہے۔ لیکن شق (ff) کو راغب کرنے کے لئے، مکان مالک کی ضرورت یا تو اس کے اپنے پیشے کے لئے ہونی چاہئے، اگر وہ مالک ہے، یا، کسی ایسے شخص کے قبضے کے لئے جس کے فائدے کے لئے احاطہ منعقد کیا گیا ہے۔ یقیناً یہ شق صرف اس صورت میں دستیاب ہے جب اس شخص کے لئے مناسب رہائش دستیاب نہ ہو جس کے پیشے کے لئے بے دخلی طلب کی گئی ہو۔

مدعا علیہ کی جانب سے یہ عرض کیا جاتا ہے کہ درخواست گزار اگرچہ دفعہ 2 کے معنی میں 'مکان مالک' ہے، لیکن وہ مالک نہیں ہے تاکہ دفعہ 13 کی ذیلی دفعہ (1) کی شق (ff) کے تحت بیان کردہ بنیاد پر بے دخلی کی درخواست کر سکے۔ دلیل یہ ہے کہ درخواست گزار صرف ایک لیز دار ہے، اور وہ بھی ایک سوسائٹی کی طرف سے دی گئی 99 سال کی ذیلی پٹہ کے معاملے میں، جو خود اسی مدت کے لیے لیز رکھتی ہے۔ ایسا پٹہ دار مالک نہیں ہے، کیونکہ اس کے حقوق مطلق نہیں ہیں۔ وہ کسی ایسے ایکٹ کی توضیحات کا سہارا لے کر بے دخلی کا مطالبہ کرنے کے مقصد سے مالک ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکتا جس کا مقصد کرایہ دار کو تحفظ فراہم کرنا اور مخصوص بنیادوں کو چھوڑ کر بے دخلی کو روکنا ہے۔ اظہار کے مالک کو اتنی سختی سے سمجھا جانا چاہئے کہ کسی بھی ایسے شخص کو خارج کر دیا جائے جس کے پاس مکمل ملکیت کا حق سے کم ہو۔

ملکیت کسی شخص اور کسی شے کے درمیان تعلق کو ظاہر کرتی ہے جو اس کی ملکیت کے موضوع کی تشکیل کرتی ہے۔ یہ حقوق کی ایک پیچیدگی پر مشتمل ہے، جن میں سے تمام ریم میں حقوق ہیں، پوری دنیا کے خلاف اچھے ہیں نہ کہ صرف مخصوص افراد کے خلاف۔ (سلمونڈ آن جو رسپر وڈنس، بارہواں ایڈیشن، باب 8، صفحہ 246 وما بعد کا حوالہ دیا گیا ہے) ملکیت کے مختلف حقوق یا واقعات ہیں جن میں سے تمام ضروری نہیں کہ ہر معاملے میں موجود ہوں۔ ان میں ملکیت والی چیز کو رکھنے، استعمال کرنے اور مستفید ہونے کا حق شامل ہو سکتا ہے۔ اور اسے استعمال کرنے، تباہ کرنے یا الگ تھلگ کرنے کا حق ہے۔ اس طرح کا حق مدت کے لحاظ سے غیر یقینی اور نوعیت میں غیر یقینی ہو سکتا ہے۔ ایک شخص کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنی ملکیت والی چیز پر قبضہ کرے، بھلے ہی اس کے پاس اس کا قبضہ نہ ہو، لیکن اس کے پاس صرف رد عمل کا حق ہے، یعنی کسی خاص مدت کے اختتام پر یا کسی خاص واقعہ کے وقوع پذیر ہونے پر اس چیز کو دوبارہ حاصل کرنے کا حق۔

مدعی کو صرف یہ ثابت کرنے کی ضرورت ہے کہ اس کے پاس مدعا علیہ سے بہتر حق ہے۔ اس کے پاس یہ ظاہر کرنے کا کوئی بوجھ نہیں ہے کہ اس کے پاس تمام ممکنہ عنوانات میں سے بہترین ہے۔ اس کی ملکیت حقیقی مالک کے سوا ساری دنیا کے خلاف اچھی ہے۔ مالک کے حقوق شاذ و نادر ہی مطلق ہوتے ہیں، اور اکثر بہت سے معاملات میں قانون کے ذریعہ کنٹرول اور منظم ہوتے ہیں۔ تاہم سوال یہ ہے کہ کیا اسے چیلنج کرنے والے شخص کے مقابلے میں ان کا کوئی بہتر حق یا مفاد ہے۔

مدعی مغربی بنگال کو آپریٹو سوسائٹی ایکٹ، 1983 کے تحت مقسوم الیہ ہے: (دفعہ 87 اور 89 دیکھیں)۔ ان کے پاس یہ حق ہے کہ وہ 99 سال کی مدت کے لئے احاطے کو قابل وراثت اور قابل انتقال جائیداد کے طور پر اپنے پاس رکھیں۔ اس مدت کے دوران اسے یہ حق حاصل ہے کہ وہ احاطے کو چھوڑ دے اور اس سے کرائے کی آمدنی سے مستفید ہو، فراہمی کی قانونی شرائط و ضوابط سے مشروط ہے۔ فراہمی کا سرٹیفکیٹ اس کے حق یا مفاد کا حتمی ثبوت ہے۔ یہ سچ ہے کہ احاطے کو چھوڑنے سے پہلے اسے سوسائٹی کی تحریری رضامندی حاصل کرنی ہوگی۔ لیکن ایک بار قانون میں بیان کردہ فراہمی کی شرائط کے مطابق چھوڑنے کے بعد، وہ جائیداد سے آمدنی سے مستفید ہونے کا حقدار ہے۔ اگرچہ وہ سوسائٹی کے سلسلے میں ایک لیز دار ہے، اور اس کے حقوق اور مفادات فراہمی کی شرائط و ضوابط کے تابع ہیں، لیکن وہ جائیداد کا مالک ہے جس کو مدعا علیہ کے حوالے سے اعلیٰ حق حاصل ہے۔ جہاں تک مدعا علیہ کا تعلق ہے، مدعی اس کا مالک مکان ہے اور ایکٹ کی توضیحات کے تحت تمام مقاصد کے لئے احاطے کا مالک ہے۔

ہم نے جو کچھ اوپر بیان کیا ہے، اس کے پیش نظر عدالتِ عالیہ اور پہلی ایپیلیٹ کورٹ نے صرف اپیل گزار کے حق کے سوال پر ٹرائل کورٹ کی ڈگری کو کالعدم قرار دینے میں غلطی کی۔ درخواست گزار کا عنوان مقدمے کے کسی بھی مرحلے میں کبھی بھی کوئی مسئلہ نہیں تھا۔ اس بارے میں کوئی درخواست نہیں دی گئی تھی اور اس لئے اس سوال پر کوئی مسئلہ طے نہیں کیا گیا تھا۔ یہی موقف ہے، اپیل کنندہ کے دعوے کا فیصلہ دلائل کی بنیاد پر کیا جانا چاہیے، یعنی اس بنیاد پر کہ وہ زیر بحث احاطے کا مالک ہے۔

لہذا ہم نے عدالتِ عالیہ اور پہلی ایپیلیٹ کورٹ کے فیصلے کو کالعدم قرار دیتے ہوئے اس مقدمے کو پہلی ایپیلیٹ کورٹ کے حوالے کر دیا تاکہ مدعا علیہ اور کرایہ دار کی اپیل کو قابلیت کی بنیاد پر نئے سرے سے نمٹایا جاسکے۔

اس کے مطابق اس اپیل کو اپیل کنندہ کے اخراجات کے ساتھ منظور کیا جاتا ہے۔

اپیل منظور کی گئی۔